390

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ؕ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — قادیان

یوم پنج شنبہ

ہر قسم کے انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

جلد ۳۲ | ۲۳ ماہ نبوت ۱۳۲۳ ہش | ۶ ذی الحجہ ۱۳۶۳ھ | ۲۳ نومبر ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۷۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۱ ماہ نبوت۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ منظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت تاحال کھانسی اور نزلہ کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ —— حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی طبیعت ویسی ہی ہے۔ دعائے صحت کی جائے —— حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ حرم ثانی حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ کامل صحت کے لئے دعا کی جائے —— مغربی افریقہ جانے والے مجاہدین مولوی عبدالخالق صاحب۔ ملک احسان اللہ صاحب اور مولوی نذیر احمد صاحب کے اعزاز میں جامعہ احمدیہ کی طرف سے آج بعد نماز عصر جامعہ احمدیہ میں پارٹی دی گئی۔ حافظ مبارک احمد صاحب نے اساتذہ کیطرف سے اور قاضی مبارک احمد صاحب متعلم درجہ ثالثہ نے طلباء کی طرف سے ایڈریس پیش کئے۔ ہر سہ مجاہدین نے جواب دیئے۔ آخر میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مختصر تقریر میں مجاہدین کو نصائح فرمائیں۔

روزنامہ الفضل قادیان —— ۶ ذی الحجہ ۱۳۶۳ھ

اب بفضلِ خدا جماعت احمدیہ پہلے سے بھی زیادہ قربانیاں کرنے کے لئے تیار ہے

اکتوبر ۱۹۳۴ء میں جب جماعت احمدیہ کے خلاف مخالفت کا طوفان ابھی پوری طرح منظر عام پر نہ آیا تھا۔ بلکہ بہت دور سے اس کا خفیف سا شور سنائی دے رہا تھا۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۲ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو ایک خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس میں جماعت کو بیدار اور ہوشیار رہنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:۔

"جس جماعت کو یقین ہو کہ ہم ہی جیتیں گے اور فتح پائیں گے۔ دشمن سے اسے کیا خوف ہو سکتا ہے۔ جس طرح ہم میں سے ہر ایک کو یہ یقین ہے۔ کہ اس کا فلاں باپ اور فلاں ماں ہے۔ جس طرح اسے اپنے بچوں اور اپنی بیوی کے متعلق یقین ہے۔ جس طرح وہ اپنے دوستوں کو جانتا ہے۔ جس طرح اسے یہ علم ہے کہ ہم ہندوستان کے باشندے اور قادیان کے رہنے والے ہیں۔ جس طرح سورج اور چاند کے وجود پر یقین ہے۔ اسی طرح بلکہ اس سے بھی بڑھکر ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں۔ کہ احمدیت خدا کی طرف سے ہے۔ اور وہ بہرحال غالب ہو گی۔ پس کسی فتنہ کے نتیجہ کے متعلق ہمیں شبہ ہی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ہمارے لئے نتیجہ ظاہر ہے۔ اور اسے کوئی نہیں بدل سکتا۔ جف القلم بما ھو کائن۔ جو کچھ ہونا ہے اس پر خدا تعالےٰ کی روشنائی خشک ہو چکی ہے۔ خدا ہی ہے جو اسے بدل سکتا ہے۔ مگر وہ خود کہہ چکا ہے۔ کہ بعض سنتیں ایسی ہیں جنہیں ہم بھی نہیں بدلا کرتے۔ اس لئے نتائج کے لحاظ سے ہم خدا تعالےٰ کے فضل سے بے فکر ہیں"۔

ان یقین اور وثوق سے پُر الفاظ میں جو کچھ فرمایا گیا ہے۔ وہ خدا کے فضل سے پورا ہو چکا ہے۔ یونہی نہیں بلکہ خوفناک طوفان میں سے گزرنے کے بعد حرف بحرف پورا ہو چکا ہے۔ مخالفت کا پُرشور و شر سیلاب جب جماعت احمدیہ کیطرف بڑھا۔ اور تمام دنیوی ساز و سامان اور تائید و حمائت کو ساتھ لئے ہوئے بڑھا۔ تو ان لوگوں نے جن کی نظریں صرف مادیات تک محدود ہوتی ہیں سمجھ لیا۔ کہ اب جماعت احمدیہ اس میں پرکاہ کی طرح بہہ جائے گی۔ لیکن آج دیکھ لیجئے۔ جماعت احمدیہ تو خدا کے فضل سے اس وقت سے بھی زیادہ مضبوط چٹان کی طرح قائم ہے۔ لیکن احرار کے اس سیلاب کا کہیں نام و نشان تک نظر نہیں آتا۔ اور وہ خود ان کو بہا کر کہیں کا کہیں لے گیا ہے۔

پھر یہی نہیں کہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کے اس انجام کا اعلان آج سے دس سال قبل اس وقت فرما دیا تھا۔ جب ابھی پورے طور پر کسی کو معلوم بھی نہ تھا۔ کہ دشمن کیا کچھ کرنے والا ہے۔ بلکہ ساتھ ہی بپھرے ہوئے دشمن سے یہ بھی کہہ دیا تھا۔ کہ خواہ وہ کس قدر شور مچائے اور کتنی اچھلے کودے۔ زیادہ دیر تک شور و شر بھی جاری نہیں رکھ سکے گا۔ چنانچہ حضور نے فرمایا۔

"ان لوگوں میں سے استقلال اڑ چکا ہے یہ کسی کام کے لئے اٹھیں۔ چند ماہ تک تو ایسا شور رہے گا۔ کہ یوں معلوم ہوگا۔ کہ اب دنیا ان کی یلغار سے نہیں بچے گی۔ لیکن بعد میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک گزر جاؤ۔ کوئی بولتا ہوا سنائی نہ دے گا۔ یہ لوگ جو ان کے مقابلہ میں ہیں جنہیں اللہ تعالےٰ کی تائید اور نصرت حاصل نہیں۔ صرف بول کر اور کچھ عرصہ شور و شر کر کے خاموش ہو جاتے ہیں۔ وہ ہمارا کیا نقصان کر سکتے ہیں بے شک چونکہ ہشیار اور بیدار رہنا مومن کا فرض ہے۔ اس لئے ہمیں ایسا ہی رہنا چاہیئے۔ ورنہ اللہ تعالےٰ کیطرف سے ان کے اعمال کے نتیجہ کے طور پر تو یہی بات ہے۔ کہ ہمارے مخالف مولوی لمبے عرصہ تک کوئی کام نہیں کر سکتے"۔

غور فرمائیے احرار جیسے مخالفین سے جن کی پشت پر سرکاری اور غیر سرکاری امداد موجود تھی۔ یہ کہنا کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ بہرحال ان پر غالب آئیگی۔ دنیوی لحاظ سے خطرات میں اپنے ہاتھوں اضافہ کرنا تھا۔ لیکن اسکے ساتھ ہی یہ کہنا کہ وہ ہمارے مقابلہ میں لمبے عرصہ تک ٹھہر ہی نہ سکیں گے اور نہ ہمارا کچھ بگاڑ سکیں گے۔ جلتی آگ پر تیل ڈالنے کے مترادف تھا۔ مگر باوجود اس کے وہی ہوا جو حضور نے فرمایا۔ یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ حضور نے جو کچھ فرمایا انسانی طاقت کے لحاظ سے نہ فرمایا۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی خاص تائید اور نصرت سے کہا گیا۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا قبل از وقت فرمایا ہوا کس طرح پورا ہوا۔ یہ ایک طویل مگر نہائت ہی ایمان افزا داستان ہے اسے اس وقت تفصیل کے ساتھ پیش کرنا محال ہے۔ جب اس داستان کو تفصیل کے ساتھ پیش کرنے کا وقت آئیگا۔ دنیا یہ دیکھ کر حیران رہ جائے گی۔ کہ اس طوفان مخالفت سے پیشتر خدا تعالےٰ نے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی زبان مبارک پر جو باتیں جاری کیں۔ وہ کس صفائی کے ساتھ حرف بحرف پوری ہوئیں۔ اس وقت صرف اتنا بتا دیا جاتا ہے۔ کہ آج سے دس سال آج ہی کے دن حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے خدا تعالےٰ سے علم پا کر جو سکیم تیار فرمائی۔ اور جن قربانیوں کا جماعت سے مطالبہ کیا۔ ان کے متعلق جماعت نے نہائت اخلاص کے ساتھ لبیک کہا۔ اور آج وہ مزید قربانیوں کے لئے حضور کی آواز پر پہلے سے بھی زیادہ جوش اور ولولہ کے ساتھ لبیک کہنے کے لئے مستعد اور تیار ہے۔

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اُس وقت جماعت کو مخاطب کرکے فرمایا تھا۔

"اللہ تعالیٰ ہماری آزمائش کرنا چاہتا ہے۔ ہم جو روزانہ اُس کے سامنے فخر سے کہتے ہیں۔ کہ اے اللہ ہم تجھ پر اور تیرے رسولوں پر ایمان لائے اور اس کے لئے ہم ہر قسم کی قربانیاں کرنے کے لئے تیار ہیں اس کے مطابق اب خدا تعالیٰ دیکھنا چاہتا ہے۔ کہ ہم کس حد تک قربانیاں کرنا چاہتے ہیں۔ اور ہمارے دلوں میں کتنا ایمان ہے۔ پس ہماری جماعت کا فرض ہے کہ وہ اس امتحان میں کامیاب ہونے کی کوشش کرے۔ اگر ہماری جماعت اس امتحان میں کامیاب ہونے کی کوشش نہ کریگی۔ تو یقیناً وہ خدا کے سامنے جواب دہ ہوگی اور اگر وہ اس میں کامیاب ہو گئی۔ تو پھر خدا تعالیٰ اُس کے سامنے اور امتحان لائیگا جس میں اُسے کامیاب ہونا پڑے گا۔ کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے۔ کہ جب کوئی قوم ایک امتحان میں کامیاب ہو جائے تو دوسرا امتحان اُس کے سامنے پیش کر دیا جاتا ہے۔ بڑی ڈگریاں حاصل کرنے کے لئے ہمیشہ پہلے چھوٹے امتحان پاس کرنے پڑتے ہیں۔ یہ پرائمری کا امتحان ہے۔ جو تم نے پاس کرنا ہے۔ اگر اس میں کامیاب ہو گئے۔ تو پھر مڈل اور انٹرنس اور ایف اے اور بی۔ اے وغیرہ کا امتحان دینا ہوگا۔ پس اگر تم ایم۔ اے بننا چاہتے ہو۔ تو پہلے کے امتحان پاس کرو۔ اور اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اور حوادث کے سمندر میں یہ کہتے ہوئے کود جاؤ کہ

ہر چہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم

اور یاد رکھو کہ ان امتحانوں کا پاس کرنا ذلت نہیں۔ بلکہ اُن میں سے نکلنے کے بعد ہر شخص کندن بنتا چلا جاتا ہے۔"

اس اعلان کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کی شکل میں جو مطالبات جماعت سے کئے۔ یعنی اس پرائمری کے امتحان کا جو پرچہ جماعت کے سامنے رکھا۔ اُس کو حل کرنے میں جماعت نے خدا تعالیٰ کے فضل سے پوری کوشش کی۔ اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں پر نظر کرتے ہوئے ہمیں یہ کہنے کی جرأت نہیں کہ ہم نے اپنی طرف سے کامیاب ہونے کے لئے کوئی کوشش اٹھا نہیں رکھی۔ لیکن ہماری نہایت ہی حقیر اور ناچیز کوششوں کے مقابلہ میں خدا تعالیٰ نے کامیابی کے جو دروازے ہمارے لئے کھولے اور دشمن پر ہمیں جو کھلا کھلا غلبہ عطا کیا۔ اُسے دیکھتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے بندہ نواز مولا نے ہماری بے حقیقت قربانیوں کو شرف قبول بخشا اور ہمیں بہت بڑے انعامات سے مالا مال کیا۔ اور اب ہم پہلے سے بھی زیادہ اپنے اندر خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں کرنے کی ہمت اور خواہش پاتے ہیں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں نہایت ہی ادب سے عاجزانہ التجا کرتے ہیں کہ ہم اگلے امتحان میں شریک ہو کر اُس میں کامیاب ہونے کیلئے پوری کوشش کرنے کیلئے تیار رہیں ہم پر احسان فرماتے ہوئے حضور ہمیں موقعہ عطا فرمائیں کہ ہم اگلے امتحان میں شریک ہو سکیں اور خدا تعالیٰ سے ہمارے لئے دعا فرمائیں کہ وہ ہماری کوتاہیوں اور کمزوریوں کو نظر انداز کرکے ہمیں اگلے امتحان میں بھی پاس فرمائے۔ تا کہ ہم اُس سے بھی اگلے امتحان میں شریک ہونے کے قابل سمجھے جاسکیں۔

عید فنڈ اور کھال قربانی کی رقوم مرکز میں بھیجیں

احباب کو معلوم ہے کہ عید فنڈ کا چندہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت سے عموماً ہر کمانے والے سے ایک روپیہ فی کس مقرر ہے۔ جو وصول کرکے مرکز میں ارسال کیا جاتا ہے۔ ایسا ہی کھال قربانی کی رقوم بھی مرکز میں بھیجی جاتی ہیں۔ تا کہ مرکزی انتظام کے ماتحت نہایت احتیاط کے ساتھ دینی کاموں میں صرف ہو کر بہترین ثواب کا موجب ہوں چونکہ ہر نیک کام کو باقاعدگی اور استقلال کے ساتھ سرانجام دیتے رہنا ہی روحانی ترقیات کے حصول میں عمدہ اور مفید ہو سکتا ہے۔ اس لئے احباب کو آگاہ کیا جاتا ہے۔ کہ آنیوالی عید الاضحیٰ کے موقعہ پر اس فرض کی ادائیگی میں زیادہ اخلاص اور مستعدی کے ساتھ اپنا قدم آگے بڑھائیں اور چندہ عید فنڈ اور کھال قربانی کی رقوم احتیاط اور کوشش کے ساتھ وصول کرکے مرکز میں پہنچائیں

(ناظر بیت المال)

عید قربان ——— پر ——— تحریک جدید

وہ آئی عید قرباں مؤمنو! تیار ہو جاؤ — بہ بذلِ مال و جاں۔ اک پیکرِ ایثار ہو جاؤ

خلیل اللہ کی سنت تازہ کرنے کو۔ کمربستہ — پئے تعمیلِ حکمِ داورِ دادار ہو جاؤ

تمہیں اے تاجرو! صنّاعو!! مزدورو!!! امراؤ! — بلاتا ہے کہ سب خدّام یا انصار ہو جاؤ

یہ وقفِ جائداد و نظم و ضبط و خدمتِ دینی — ثمر اندوزِ نعمتہائے عُقبیٰ الدّار ہو جاؤ

سلوکِ باہمی۔ صدق و دیانت۔ اور محنت سے — نمونہ ایسا دکھلاؤ کہ اک معیار ہو جاؤ

تمہارے پاس جو کچھ ہے لگا دو راہِ مولیٰ میں — فقیرِ بے نوا بن کر شہِ دُربار ہو جاؤ

سَرِ دار آکے اپنی موت سے اک زندگی پاؤ — سہولت سے ابد تک قوم کے سردار ہو جاؤ

ہزاروں راگ خاکستر کے ہر ذرّے سے پیدا ہوں — جلا کر رختِ ہستی اپنا۔ مُوسیقار ہو جاؤ

صدف بن کر سمیٹو قطرہ ہائے آبِ رحمت کو — تو آب و تاب پا کر گوہرِ شہوار ہو جاؤ

ابھی تو دُور ہے منزل بڑھے جاؤ۔ بڑھے جاؤ — نشانِ نقشِ پا دیکھو سبک رفتار ہو جاؤ

اگر ہو بحرِ بے پایاں جو ساحل ہی نہیں ملتا — ہوائے شوق بھر کے سَر میں یکدم پار ہو جاؤ

بہ فیضِ ساقیٔ ثانی مئے گلرنگِ عرفانی — پیو بھی اور پلاؤ بھی کہ سب سرشار ہو جاؤ

خلش خاروں کی۔ پاؤں تیز کردے اور بھی اکمل

گُلِ صد برگ بن کر اُس گلے کا ہار ہو جاؤ

مغربی افریقہ کیلئے تین ۳ مبلغین کی روانگی

مغربی افریقہ میں تبلیغ کے فریضہ کی ادائیگی کے لئے تحریک جدید کے واقفین زندگی میں سے تین نوجوان ۲۳ نومبر کو ۶ بجے شام کی گاڑی سے روانہ ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ جو ۲۴ نومبر ۱۹۴۴ء کو لاہور سے بذریعہ کراچی میل کراچی جائیں گے۔ ان کے اسماء یہ ہیں:- (۱) مولوی عبد الخالق صاحب مولوی فاضل (۲) ملک احسان اللہ صاحب (۳) چوہدری نذیر احمد صاحب۔

احباب اپنے ان نوجوانوں کے بخیریت منزل مقصود پر پہنچنے اور کامیاب ہونے کے لئے دُعا فرماتے رہیں۔

انچارج تحریک جدید

Digitized By Khilafat Library Rabwah

زعماء و قائدین اور ۲۳ نومبر کا جلسہ

تحریک جدید کا دس سالہ دور ۲۳ نومبر ۴۴ء کو کامیاب تکمیل پا رہا ہے۔ مجلس عاملہ مرکزیہ کے فیصلے کے مطابق اپنے اپنے مقام پر اس تاریخی دن پر اللہ تعالیٰ کے حضور شکر اور آئندہ مزید قربانیوں کے لئے جماعت کو تیار کرنے کے لئے ۲۳ نومبر بروز جمعرات جلسے منعقد کریں۔ اور احباب جماعت کثرت سے شامل ہوں۔

خاکسار غلام یٰسین مہتمم تربیت و اصلاح خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ہفتہ تعلیم و تلقین کیلئے احباب کی توجہ کی ضرورت

ہفتہ تعلیم و تلقین جس کے لئے ۲ فتح سے ۸ فتح کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔ نزدیک آرہا ہے۔ مجالس انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ براہ کرم جلد سے جلد اس کے انعقاد کے انتظامات مکمل کریں۔ کوئی مجلس ایسی نہ ہو جہاں یہ ہفتہ نہ منایا جائے۔ مضمون "پیشگوئی اسمہٗ احمد" ہے ہر دن کے لئے لیکچر کا عنوان مقرر کر دیا گیا ہے۔ مضامین عنقریب الفضل میں شائع ہو جائیں گے۔ خلیل احمد سیکرٹری سب کمیٹی خدام و انصار

کارکنان صوبہ سرحد توجہ فرمائیں

اشاعت ترجمہ قرآن کے اخراجات کے سلسلہ میں آپکے جواب کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ کیا آپ نے اپنی انجمن کے مجموعی وعدہ کی اطلاعی چٹھی میرے نام ڈاک میں ڈال دی ہے۔ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان توجہ فرمائیں۔ المعلن مرزا غلام حیدر امیر پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد نوشہرہ چھاؤنی

کسی غیر مسلم سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے کا مطالبہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں کی پستی کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ان کے دلوں میں اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت نہیں۔ نہ وہ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام کو پہچانتے ہیں۔ اور نہ وہ غیر مسلموں کے آگے آپ کی مبارک سیرت ایسے رنگ میں پیش کر سکتے ہیں۔ کہ ان کے دلوں میں یہ بات بیٹھ جائے۔ کہ دنیا کا سب سے بڑا محسن اگر کوئی ہے۔ تو صرف حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کو مسلمانوں اور غیر مسلموں کے سامنے صحیح رنگ میں پیش کرنے کے لئے سیرت النبیؐ کے جلسوں کی بنیاد ڈالی۔ ان جلسوں میں غیر مسلم اصحاب کو کثرت سے آنے کی دعوت دی جاتی۔ اور انہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر تقریر کرنے کے لئے بھی کہا جاتا ہے۔ چنانچہ بڑے بڑے مرکزی شہروں میں نہایت اعلےٰ طبقہ کے اور اہل علم غیر مسلم اصحاب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت اور آپ کے کمالات پر نہایت شاندار اور موثر تقریریں کرتے اور صمیم قلب سے محبت اور عقیدت کے جذبات کا اظہار کرتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ غیر مسلم اصحاب میں ایک سنجیدہ اور سمجھدار عنصر ایسا پیدا ہو گیا ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کرتا اور آپ کی تعریف کرتا ہے۔ اور اسلام کی خوبیوں کا معترف ہے۔ گویا وہ لوگ جو پہلے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سٹیج پر کھڑے ہو کر گالیاں دیا کرتے تھے۔ اب آپ کی مدح کرنے لگے ہیں۔ یہ کتنی بڑی تبدیلی ہے۔ اور کتنا بڑا تغیر ہے۔ جو سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسوں نے پیدا کیا۔

لیکن اسلام کو بدنام کرنے والے نام نہاد مسلمانوں کی حرکات غیر مسلموں کو اسلام کے قریب آنے میں بہت بڑی روک بنی ہوئی ہیں۔ غیر مسلموں کے دل یہ بات مان رہے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت ہی پاکباز انسان، خلق خدا کے بے مثال ہمدرد اور خدا تعالیٰ تک پہنچانے والے بے مثل رہنما ہیں۔ مگر ان کے لئے اسلام قبول کرنے میں مسلمانوں کے گندے اخلاق اور افعال روک بنے ہوئے ہیں۔ حال ہی میں اس قسم کے لوگوں نے امرتسر میں اپنے اخلاق اور اعمال کا جو نمونہ دکھایا۔ اس سے اندازہ لگا لیجئے۔ کہ یہ مسلمان کہلانے والے غیر مسلموں کو اسلام کے قریب لانے کی بجائے کس طرح دور کر رہے ہیں۔

جب ایک معزز اور تعلیم یافتہ سکھ سردار صاحب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اعلیٰ صفات اور بے مثال خوبیاں بیان کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ اور ابھی "حضرت محمد صاحب" کے الفاظ ہی کہے تھے۔ کہ ان مسلمان کہلانے والوں اور اسلام کے اجارہ داروں نے شور مچا دیا۔ کہ پورا نام لو۔ اور درود پڑھو۔ ورنہ ہم تمہیں تقریر نہ کرنے دیں گے۔ ایک غیر مسلم سے درود پڑھنے کا مطالبہ اور اس بنا پر اس کی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف میں تقریر میں مزاحمت انہی لوگوں کا کام ہو سکتا ہے۔ جو خود اسلام کی تعلیم سے بے بہرہ اور قطعاً جاہل ہیں۔ اور بہت ممکن ہے۔ کہ ان میں سے اکثر ایسے ہونگے جنہوں نے نہ تو ساری عمر میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا ہو۔ اور نہ پڑھنا جانتے ہوں۔ مگر ایک غیر مسلم سے یہ مطالبہ کرنے میں پیش پیش ہو کر اس پٹھان کی مثال زندہ کر رہے ہوں۔ جس نے ایک ہندو کو پکڑ کر مطالبہ کیا تھا۔ کہ پڑھو کلمہ ورنہ قتل کر دونگا۔ ہندو نے جب دیکھا۔ کہ جان بچانے کی اور کوئی صورت نہیں۔ تو کہا اچھا۔ پڑھاؤ کلمہ میں پڑھتا ہوں۔ اس پر افغان نے کہا خوہ کلمہ تو مجھے بھی نہیں آتا۔ تم بہت بدقسمت ہے ورنہ آج تم کو مسلمان بنا لیتا یہ کہہ کر اسے چھوڑ دیا۔

امرتسر کے مسلمان کہلانے والے سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں مسلمانوں نے جمع ہو کر ایک سکھ سردار سے یہ مطالبہ کیا۔ کہ درود پڑھو مگر انہیں اتنا بھی معلوم نہ تھا۔ کہ خدا تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے کا حکم مسلمانوں کو دیا ہے۔ نہ کہ یہ فرمایا۔ کہ غیر مسلموں سے اس کے پڑھنے کا بجبر مطالبہ کرتے پھرو۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما (الاحزاب)

اے مسلمانو تم رسول کریم پر درود اور سلامتی بھیجا کرو۔ اور درود پڑھنا یہ دعا مانگنا ہے۔ کہ اے اللہ دنیا میں ہر طرف رسول کریم کی تعریف پھیل جائے۔ کوئی آپ کو بُرا نہ کہے۔ بلکہ سب آپ کی تعریف کریں۔ دنیا اس بات کو تسلیم کرے کہ اس ذاتِ بابرکات کے سوا اور کوئی رسول نہیں جو دنیا کی راہ نمائی کر سکے۔ آپ کے مقام کو دنیا پر ظاہر فرما۔ لوگ آپ کو پہچانیں۔ اور آپ کے احسانوں کو جانیں۔ آپ کی روح کو تمام قسم کی برکتیں اور لذتیں اور رحمتیں اور نعمتیں عطا فرما۔ آپ کی روح کو اسلام کی ترقی کے مژدہ سنا سنا کر خوش کر دے۔ آپ کے مقام کو دن بدن پہلے سے بلند کرتا چلا جا۔

اب غور فرمائیے ایک مسلمان جو ایک طرف تو یہ جانتا ہو۔ کہ خدا تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کا حکم مسلمانوں کو دیا ہے۔ نہ کہ غیر مسلموں کے لئے اور دوسری طرف اسے یہ معلوم ہو۔ کہ درود پڑھنے کا مفہوم اور مطلب کیا ہے۔ اور اس میں خدا تعالیٰ سے کیا التجا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق کی جاتی ہے۔ وہ کسی غیر مسلم سے یہ مطالبہ کر سکتا ہے۔ کہ تم درود پڑھو اور پھر مطالبہ ہی نہیں۔ بلکہ اس کے لئے جبر استعمال کر سکتا ہے۔ قطعاً نہیں۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ جہاں مسلمانوں نے قرآن مجید کے دوسرے احکام کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ وہاں درود شریف پڑھنا اور اس کے مطابق عمل کرنا بھی چھوڑ دیا ہے۔ کیا وہ شخص جو منہ سے تو کہے کہ اے اللہ تعالیٰ دنیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام کو پہچانے اور آپ کی صداقت دنیا پر ظاہر ہو۔ مگر خود گھر بیٹھا رہے۔ اور دنیا کو یہ نہ بتائے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کیا تھی اور آپ کا پیغام کیا تھا۔ اسے مسلمان کہلانے کا حق ہے۔

اگر مسلمان غور کریں تو انہیں معلوم ہو کہ عملی طور پر درود شریف پڑھنے میں جماعت احمدیہ ہی مصروف ہے، وہ جہاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنا اپنا فرض سمجھتی ہے۔ وہاں وہ عملی طور پر دنیا کے کونے کونے میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ کی اعلیٰ وارفع شان میں پیش کر رہی ہے۔

جماعت احمدیہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جسقدر درود بھیجتی ہے۔ اُسکی مثال اور کہیں نہیں مل سکتی کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر احمدی کیلئے ضروری قرار دیا ہے اور اُسے شرائط بیعت میں داخل فرمایا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا جائے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"سوم یہ کہ بلا ناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔"

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تحریر و تقریر میں بکثرت درود بھیجنے کی تاکید فرمائی ہے چنانچہ فرماتے ہیں۔ "نماز کو مغز دار بنانا چاہئے جو دعا اور تسبیح و تہلیل سے بھری ہوئی ہو۔ اور دعا اور استغفار اور درود شریف کا التزام رکھنا چاہئے۔" (اخبار بدر جلد ۲ نمبر ۳۰)

ایک خادم کو آپ نے تحریر فرمایا "آپ درود شریف کے پڑھنے میں بہت ہی متوجہ رہیں۔ اور جیسا کہ کوئی اپنے پیارے کیلئے فی الحقیقت برکت چاہتا ہے۔ ایسے ہی ذوق اور اخلاص سے حضرت نبی کریمؐ کے لئے برکت چاہیں اور بہت ہی تضرع سے چاہیں۔ اور اس تضرع اور دعا میں کچھ بناوٹ نہ ہو۔ بلکہ چاہیئے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سچی دوستی اور محبت ہو۔ اور فی الحقیقت روح کی سچائی سے وہ برکتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے مانگی جائیں کہ جو درود شریف میں مذکور ہیں۔"

ایک اور مکتوب میں فرماتے ہیں "بعد از نماز مغرب اور عشاء جہاں تک ممکن ہو درود شریف بکثرت پڑھے اور دلی محبت اور اخلاص سے پڑھے۔"

اس قسم کے اقتباسات اور بھی بہت سے پیش کئے جا سکتے ہیں۔ ان سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ درود کیا ہے۔ اور وہ کسطرح پڑھنا چاہیئے۔ اور اُس سے کیا نتائج اور فوائد مرتب ہوتے ہیں۔ اب غور فرمائیے ایک طرف تو جماعت احمدیہ ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم کو اکناف عالم میں پہنچانے کی انتہائی کوشش کر رہی ہے آپ کے صفات اور برکات دنیا میں ظاہر کرنے کیلئے سیرت النبیؐ کے جلسے ہر سال منعقد کرتی ہے۔ اور آپ کی ذات والا صفات پر درود بھیجنا اور اُنہی شرائط کے ماتحت بھیجنا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرماتے ہیں اپنا فرض سمجھتی ہے اور دوسری طرف وہ لوگ ہیں جن میں سے اکثر تو یہ جانتے ہی نہیں کہ درود شریف کیا ہوتا ہے۔ اور جو جانتے ہیں انہیں معلوم نہیں کہ درود شریف میں کیا کہا جاتا ہے۔ اور جو درود کے ظاہری الفاظ کے معنے جانتے ہیں انہیں یہ پتہ نہیں کہ درود شریف کس طرح پڑھنا چاہیئے۔ مگر باوجود اس کے جماعت احمدیہ کے متعلق تو یہ کہا جاتا ہے کہ یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتی ہے۔ اور اپنے آپکو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شیدائی بتایا جاتا ہے محض اس بنا پر کہ ایک غیر مسلم سے درود پڑھنے کا مطالبہ کرنے اور پھر فساد برپا کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ عقل و خرد سے تعلق رکھنے والے اور انصاف پسند انسان خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فدائی کون ہیں۔ اور آپکی شان سے ناواقف

عبدالحمید آصف واقف تحریک جدید

جماعت احمدیہ دس سال قبل اور آج

—— (۱) ——

نومبر کا مہینہ تھا۔ تئیس تاریخ تھی۔ آج سے دس سال قبل ۱۹۳۴ء میں جبکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت سے چند مطالبات فرمائے اس وقت جماعت احمدیہ مخالفین کے ناقابل برداشت مظالم کی چکی میں پس رہی تھی۔ زمین باوجود فراخی کے تنگ تھی۔ مخالفین اپنی کثرت اور طاقت کے گھمنڈ میں ہر تکلیف جو وہ دے سکتے تھے۔ دینے لگے۔ جماعت کے مرکز میں نت نئی شرارتیں کرتے اور صبر آزما مصائب میں ڈالتے۔ شعائر اللہ کہ جن کی حفاظت میں جان تک قربان کر دینا ہم نجات اخروی کا باعث یقین کرتے تھے۔ ان کے لئے انتہائی خطرات پیدا کر دیئے گئے۔ واجب الاحترام مقدس ہستیوں پر حملے کر کے جماعت کے افراد کے دلوں کو حد درجہ مجروح کیا جاتا۔ اور ان مفسدین کی پیٹھ ٹھونکنے والے بعض حکومت کے نمائندے جنہیں اپنے فرض کی ادائیگی کی نسبت جماعت احمدیہ پر ظلم کرنا زیادہ مرغوب تھا۔ ان مظالم میں اضافہ کا باعث اور بعض جگہ ان کے محرک ہوتے۔ تشویش اور خطرات کے ان ایام میں جماعت احمدیہ کے محبوب امام سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اطال اللہ بقاءہٗ واطلع شموس طالعہ نے جماعت کے لئے ایک سکیم تحریک جدید کے نام سے جاری فرمائی۔

—— (۲) ——

یہ تحریک جدید کیا تھی؟ یہ مومنین کے لئے ایک چارہ تھا۔ اور ایک روحانی سہارا۔ اس تحریک نے ان کی قوت ایمانیہ کو بڑھا دیا۔ اور تکالیف ان کے لئے ثبات اور استقلال کا باعث بن گئیں۔ جماعت نے اپنے اوپر خود تنگیاں وارد کر کے اپنے آپ کو مشکلات برداشت کرنے کے قابل بنایا۔ اپنے اخراجات کم کر کے تبلیغ اسلام کی مختلف شقوں کے لئے مال پیش کیا۔ درد اور الحاح کے ساتھ دعائیں کر کے فضل خداوندی کو جذب کیا غرضیکہ اسلام کے لئے مال کی۔ وقت کی۔ عزت کی اور جان کی قربانی پیش کی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ آج دس سال کے بعد جماعت کا قدم بلحاظ ایمان اخلاص اور جذبۂ قربانی نہایت اعلیٰ مقام پر ہے اور ہر فرد اپنے اندر مزید قربانیوں کے لئے قوت اور غیر معمولی جوش پاتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے جماعت کی ان حقیر قربانیوں اور آئندہ کے لئے تیاریوں کو اس طور پر نوازا۔ کہ تحریک کے دسویں سال مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کا اظہار فرما کر جماعت پر اپنے فضل و کرم کا ایک نیا دروازہ کھول دیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

—— (۳) ——

زمین احرار کے پاؤں تلے سے نکل گئی۔ ادھر جماعت احمدیہ ترقی کے منازل طے کرتی گئی۔ یہ خدا تعالیٰ کی نصرت اور تائید کا ایک واضح نشان ہے۔ کہ مخالفت اور مٹا ڈالنے کی کوششیں جماعت کی ترقی کا باعث بن گئیں۔ مظالم نے جماعت کے ایمان و اخلاص کو اور ابھارا۔ اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ انفرادی اور مجموعی لحاظ سے بہت بلند مقام پر پہنچ گئی ہے۔ روحانیت کے میدان میں بہت زیادہ بڑھی ہوئی اور خدمت دین کے لئے بہت زیادہ تیار ہے۔ تحریک جدید کے ذریعہ نہ صرف دشمنوں کو ناکام و نامراد ہونا پڑا۔ بلکہ خدا کے سلسلہ کے منادی ملک بہ ملک امام الزمان کا پیغام لیکر گئے۔ اور [illegible] دی۔ اور اب جبکہ یہ تحریک اپنا پہلا دور ختم کر چکی ہے۔ نہ صرف یہ کہ مالی طور پر دین کے لئے بہت بڑی قربانی کی۔ بلکہ ایک جماعت مبلغین کی بھی خدا کے فضل و کرم کے ماتحت تیار ہو گئی۔ سینکڑوں نوجوان وقف زندگی کی تحریک پر آگے بڑھے۔ اور انہوں نے اپنی زندگی خدمت اسلام کے لئے وقف کر دی۔

—— (۴) ——

آج اس بابرکت دس سالہ عہد تحریک جدید کے ختم ہونے پر ہمارے دل خوشی کے بے پایاں سمندر بنے ہوئے ہیں۔ اور آج ہم اپنے اندر صبر۔ برداشت قوت عمل۔ جوش عمل۔ جذبۂ اخلاص اور قربانی کی قوت بہت زیادہ محسوس کر رہے ہیں۔ خدا کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اس نے ہمیں محض اپنے فضل سے موعود خلیفہ کا مبارک زمانہ عطا کیا۔ ہم نے زمانہ ماضی میں خدائی نصرت کے ان گنت نشان دیکھے۔ اسکی تائید و نصرت کے شاندار مظاہر سے فیض یاب ہوئے۔ اور ہم اس یقین پر قائم ہیں۔ کہ زمانہ آئندہ میں بھی وہ ہمارا حامی و ناصر ہوگا۔ اور ہمیں زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا کرے گا۔ ابھی ابھی جماعت نے اپنے

سؤر کی کھال کا استعمال

الفضل ۲۳ اگست میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں حسب ذیل سوال اور اس کا جواب جو کہ حضرت اقدس ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا۔ جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے شائع کرایا۔

سوال۔ "سؤر کی صاف کی ہوئی کھال پر حضور نے نماز پڑھنا جائز قرار دیا ہے۔ مگر ایک سائل کے جواب میں حضور نے فرمایا تھا۔ کہ سؤر کی ہر چیز حرام ہے۔ اس کے بالوں کا برش بنانا حرام ہے۔ کیونکہ یہ نجس العین ہے۔ اس صورت میں کھال کیونکر جائز ہو سکتی ہے"۔

حضور کا جواب۔ "مجھے یاد نہیں۔ کسی جگہ سؤر کی کھال پر نماز پڑھنا جائز قرار دیا ہو۔ مگر یہ درست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے لحم الخنزیر کو حرام کیا ہے۔ نہ اس کی باقی چیزوں کو۔ سؤر کی حرمت کی وجہ اسکی بےحیائی ہے۔ سو اس کا اثر کھانے سے پیدا ہوتا ہے۔ دوسرے استعمال سے نہیں۔ اور بعض سابق اکابر سے بھی اسکی تصدیق ہوتی ہے"۔

سائل کے اس سوال کا جواب اور حضور اقدس ایدہ اللہ بنصرہ کے اس جواب کی مزید تشریح خود حضور نے تفسیر کبیر جلد ۳ میں زیر آیت شریفہ انما حرم علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اھل لغیر اللہ بہ الخ (سورہ نحل ع ۱۵) فرمائی ہے۔ اس آیت کی تفسیر سے جو حضور نے فرمائی بندہ کچھ حصہ نقل کرتا ہے۔

"اس آیت میں جو لحم الخنزیر فرمایا۔ اس کے متعلق مفسرین میں اختلاف ہے۔ کہ لحم میں چربی بھی شامل ہے یا نہیں۔ جہاں تک لغت کا سوال ہے شحم یعنی چربی کو لحم سے الگ قسم کا خیال کیا جاتا ہے۔ لیکن مفسرین کہتے ہیں۔ کہ لحم کے نام میں شحم شامل ہے۔ گو مفسرین کی دلیل ذوقی ہے۔ اور لغت والوں کی بات اس مسئلہ میں زیادہ قابل اعتبار ہے۔ مگر اس کے باوجود میرے نزدیک سؤر کی شحم یعنی چربی جائز نہیں۔ اور اس کی دلیل میرے پاس یہ ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ مردہ جانور کی چربی حرام ہے۔ اور سؤر کی حرمت اور مردہ کی حرمت ایک ہی آیت میں اور ایک ہی الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔ پس دونوں کا حکم ایک قسم کا سمجھا جائے گا۔ لیکن سؤر کی جلد کا استعمال جائز ہوگا۔ کیونکہ کھائی نہیں جاتی۔ احادیث میں ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا کی ایک بکری مر گئی۔ چند آدمی اسکو اٹھا کر باہر لئے جا رہے تھے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان سے فرمایا۔ کہ تم اس کا چمڑا کیوں نہیں اتار لیتے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو میتہ ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تم نے اسے کھانا ہے۔ پس معلوم ہوا۔ کہ جس کا گوشت حرام ہو۔ اس کے چمڑے کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔ ہاں سؤر کے بالوں کے بنے ہوئے برشوں کو مکروہ کہا جائیگا۔ کیونکہ ان کو منہ میں ڈالا جاتا ہے۔ جو کھانے کا دروازہ ہے"۔ (تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۲۵۶)

چونکہ الفضل عدن میں غیر معمولی دیر سے ملتا ہے۔ اس لئے اس عریضہ کے لکھنے میں بھی دیر سے توفیق ملی۔

(بشیر احمد احمدی نیول وائرلس سٹیشن عدن)

وقف جائیداد کا فنڈ اور احباب قادیان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷ اکتوبر ۱۳۲۳ہش میں ارشاد فرماتے ہیں:

"میں نے اندازہ لگایا ہے۔ کہ ایک کروڑ روپیہ کی جائیدادیں قادیان میں ہی وقف ہو سکتی ہیں۔ ایک کروڑ نہ سہی پچاس ساٹھ لاکھ روپے کی جائیدادیں تو ضرور قادیان میں وقف ہو سکتی ہیں"۔ "جتنا وسیع ہمارا کام ہے۔ اتنی بنیاد نہیں۔ عمارت بنانے میں سب سے زیادہ چیز جس کا خیال رکھا جاتا ہے۔ وہ بنیاد ہے۔ بنیاد جتنی مضبوط ہوگی۔ اور اس میں جتنی روڑی کوٹی جائیگی۔ عمارت بھی اتنی ہی مضبوط ہوگی۔ اور بلند جا سکیگی۔ ... بڑی سے بڑی عمارت کا قیمتی حصہ وہ روڑی ہوتی ہے۔ جو اس کی بنیادوں میں کوٹی جاتی ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کی روڑی اور اسکی کوٹائی اتنی مضبوط تھی۔ کہ تیرہ سو سال تک کام دیتی رہی۔ اور اس پر مضبوط عمارت قائم ہوئی۔ پس جتنی زیادہ گہری بنیاد ہوگی۔ اور اس میں جتنی زیادہ روڑی کوٹی جائے گی۔ اتنی ہی وہ عمارت مضبوط بنے گی"۔ قادیان کی جماعت ساری جماعت احمدیہ جو مختلف ممالک میں پھیلی ہوئی ہے۔ بنیاد ہے۔ اس لئے قادیان کے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ جنہوں نے ابھی تک وقف جائیداد کی تحریک میں حصہ نہیں لیا۔ وہ بہت

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اسیروں کا رستگار۔ اسیران کشمیر کی حالت زار

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں مصلح موعود کی جو صفات بیان فرمائی ہیں۔ ان میں سے ایک اہم صفت ذیل کے الفاظ میں بیان فرمائی ہے:-

"اسیروں کا رستگار ہوگا"

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام تحریک حریت کشمیر کے دوران میں اس قدر صفائی سے پورا ہو چکا ہے کہ اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ لیکن اس موضوع پر ہمارے لٹریچر میں بہت کم لکھا گیا ہے۔ اور کشمیر میں جس قدر عظیم الشان کام حضور کی مساعی اور برکت سے ہوا ہے۔ اس کا بہت تھوڑا حصہ احباب کرام کے سامنے آیا ہے۔ چونکہ متعدد دوستوں نے خواہش ظاہر کی ہے کہ اس موضوع پر کسی قدر بسط سے لکھا جائے اس لئے یہ سلسلہ پیش کیا جاتا ہے۔

پیشتر اس کے کہ اس موضوع پر لکھا جائے۔ یہ بتلانا ضروری ہے کہ تحریک حریت کشمیر ۱۹۳۱ء سے قبل باشندگان جموں و کشمیر کی حالت کیا تھی۔ میں اس حالت کا نقشہ اپنے الفاظ میں پیش کرنے کی بجائے واقف کار غیر جانبدار اصحاب کے علاوہ ہندوؤں کی زبان و قلم سے ہی عرض کرتا ہوں:-

ریاست کشمیر کے ایک سابق وزیر سرالبین بنرجی نے اپنے عہدہ سے دستبردار ہونے کے بعد وہاں کے حالات سے متاثر ہو کر جو بیان دیا تھا۔ وہ اہل ریاست کے مصائب کا صحیح نقشہ تھا۔ آپ اپنے اس بیان میں فرماتے ہیں:-

"کشمیر کی ریاست میں تقریباً تمام مسلمانوں کی آبادی ہے۔ لیکن اس قدر جاہل۔ اس قدر سادہ لوح اور مظلوم و مغموم کہ حد بیان سے باہر ہے۔ افلاس بے انتہا بڑھا ہوا ہے۔ اور حکومت کی بے اعتنائی اور جور اس قدر ناقابل برداشت ہیں کہ مجھے ان کی حالت دیکھ کر رقت آتی تھی۔ حکومت اور رعایا کے درمیان کوئی رابطہ محبت نہیں ہے۔ وہ بے زبان مویشیوں کی طرح ہیں۔ جو حاکم جس صورت سے چاہتا ہے ان سے کام لیتا ہے۔ اور کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا۔ حکومت کی انتظامی مشینری اس قدر خراب اور ناقص ہے۔ کہ میں عرض نہیں کر سکتا۔ ضرورت نہیں بلکہ اشد اور لابدی امر ہے کہ تمام انتظامی عملہ کو از سر نو تعمیر کیا جائے اور تمام نقائص دور کر دیئے جائیں۔ لوگوں کو شکایتیں کرنے اور اپنی حالت حکام بالا تک پہنچانے کا کوئی معقول ذریعہ نہیں۔ اور حکومت ان کی طرف سے اس قدر استغنا برتتی ہے کہ گویا وہ ان سے کچھ فائدہ حاصل کرتی ہی نہیں ...... ریاست میں کوئی رائے عامہ نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اخبارات سرے سے ہیں ہی نہیں اور موجودہ دور تمدن میں کسی مقام پر اخبارات کا نہ ہونا جس خوفناک و ہیبتناک منظر دور جہالت و بربریت کا پیش کر سکتا ہے۔ وہ وہاں موجود ہے .... کشمیر کے دستکار جس قدر مشہور اور جفاکش تھے اب ان کی ہمت افزائی نہیں ہوتی۔ اور اس وجہ سے ان کی حالت روز بروز گرتی چلی جا رہی ہے"۔

(سٹیٹسمین ۱۹۔ اگست ۱۹۲۱ء)

یہ تو ایک منصف مزاج انگریز کا چشم دید بیان ہے مسلمانوں کے جائز مطالبات کی مخالفت کرنے والے ہندو اخبار نویسوں کے لیڈر مہاشہ کرشن بھی حالات کی بنا پر یہ کہنے پر مجبور ہوئے تھے:-

"مجھے بتایا جاتا ہے کہ کشمیر کے عام لوگوں کی مالی حالت نہایت ناقص ہے۔ حیوانوں سے بدتر ان کی زندگی ہے۔ کم سے کم انسانی ضروریات بھی انہیں مہیا نہیں ہوتیں۔ میں مانتا ہوں کہ ایسی حالت ہے"۔

(پرتاپ ۲۵ فروری ۱۹۳۲ء)

تحریک حریت کشمیر کے ابتدائی دور میں صرف ایک اخبار رنبیر جموں سے نکلتا تھا جس کا مالک و ایڈیٹر ہندو تھا۔ وہ بھی اس وقت کے حالات کو دیکھ کر یہ شہادت دینے پر مجبور ہوا:-

"ریاست کی سرزمین کے چپہ چپہ پر قیمتی معدنیات کے خزانے بھرے پڑے ہیں۔ اس کے جنگل قیمتی لکڑی کے ذخیرے ہیں۔ اس کی زمین زعفران اور بنفشہ پیدا کرتی ہے۔ ابریشم ایسی قیمتی چیزیں اس ملک میں بافراط پیدا ہوتی ہیں۔ پھل اور پھول کثرت سے پیدا ہوتے ہیں ہزاروں جڑی بوٹیاں ملتی ہیں لیکن ہماری بے سمجھی سے یہ سب بہت حد تک اکارت پڑی ہیں۔ اور ہم ہیں کہ ناداری اور افلاس نے ہمیشہ کیلئے ہمارے ہاں ڈیرے ڈال رکھے ہیں۔ عجیب زبوں حالی میں دن کٹ رہے ہیں ہزاروں غریبوں کو نہ دو وقت پیٹ بھر کر کھانا ملتا ہے اور نہ تن ڈھانپنے کو کپڑا میسر آتا ہے۔ یہ نقشہ ہے ان لوگوں کی زندگی کا جو فردوس صفت خطہ میں پیدا ہوئے" (رنبیر نومبر ۱۹۳۰ء)

اہل ریاست جس قسم کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ اس کی تائید میں اس قسم کے سینکڑوں ثبوت پیش کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن میں انہی چند ایک پر اکتفا کرتا ہوں۔ ان معتدد اصحاب کی آراء سے اسقدر تو صاف ظاہر ہے کہ اہل جموں و کشمیر "بے زبان مویشیوں" کی سی زندگی بسر کر رہے تھے۔ اور باوجودیکہ کشمیر کو جنت ارضی کہا جاتا ہے یہاں کے رہنے والے ریاست کے مشہور ہندو لیڈر لالہ گیان چند صاحب میر پوری کے قول کے مطابق دوزخ کی آگ میں جل رہے تھے چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ "دوزخ کی طرح جل رہے ہیں غم کی آگ میں یہ ساکنان خطہ جنت کو کیا ہوا"

خاکسار ملک قاضی عبداللہ سکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ

تمام ہندوستان میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کامیاب جلسے

مسلمان۔ ہندو۔ سکھ اور عیسائی معززین کی عقیدت مندانہ تقریریں

انبالہ شہر

۵ نومبر کو جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بوقت ۹ بجے شب مسجد احمدیہ انبالہ شہر کے سامنے کے میدان میں بصدارت جناب لالہ رام پرشاد صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل منعقد ہوا۔ جلسہ کے اعلان کے لئے دو روز قبل شہر میں پوسٹر چسپاں کر دیئے گئے معززین کو چٹھیاں لکھی گئیں۔ سارے شہر میں منادی کرائی گئی۔ جلسہ ٹھیک نو بجے شب شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم بابو عبدالرحمان صاحب نے کی۔ جناب بابو عبدالغنی صاحب نے اغراض جلسہ بیان کئے۔ شیخ محمد علی صاحب۔ لالہ نتھو رام صاحب۔ مولوی محمد عثمان صاحب مولوی فاضل اور جناب مولوی محمد حسین صاحب مبلغ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک اور مطہر زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ آخر میں جناب صدر نے جماعت احمدیہ کی اس اولوالعزمی پر کہ وہ دین کے لئے قابل تعریف کوشش کر رہی ہے مبارکباد دی۔ اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں نہایت عمدہ اور موثر الفاظ میں لوگوں کو تلقین کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر کاربند ہوں۔ آخر میں جناب بابو عبدالغنی صاحب جماعت احمدیہ کی طرف سے صاحب صدر اور تمام سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ (خاکسار برکات احمد سکرٹری تبلیغ)

انبالہ چھاؤنی

۸ نومبر جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بوقت ۹ بجے شب صدر بازار زیر صدارت بابو عبدالغنی صاحب منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظموں کے بعد صاحب صدر نے اغراض و مقاصد بیان کئے اور بتایا کہ یہ جلسہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ امام جماعت احمدیہ قادیان کے ارشاد کے ماتحت ہر سال دنیا کے تمام ممالک میں منائے جاتے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک زندگی دنیا کے سامنے پیش کی جائے۔ اور جو اعتراض مخالفین اسلام کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہوتے ہیں ان کا سدباب کیا جائے۔ مولوی محمد عثمان صاحب مولوی فاضل نے اور مولوی محمد حسین صاحب نے نہایت مدلل اور موثر الفاظ میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات بیان فرمائے۔ سامعین نے مولوی صاحب موصوف کی تقریر کو بہت پسند کیا۔ آخر میں صاحب صدر نے تقریر فرمائی بفضل خدا جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ بعض ہندو احباب بھی تشریف لائے (سکرٹری تبلیغ)

ایبٹ آباد

۸ نومبر کو زیر صدارت جناب چودھری عبدالرحمن صاحب ایم۔ اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ جلسہ یوم النبی کمپنی باغ میں منعقد ہوا۔ مولوی عبدالحق صاحب نے نہایت خوش الحانی سے تلاوت قرآن کریم کی۔ مولوی عبدالاحد صاحب نے سیرۃ النبی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری پیغام جو حضور نے لوگوں کے اموال جان اور عزت کی حفاظت کے لئے فرمایا سنایا۔ دوران تقریر میں غیر احمدی مولوی نے شور و غل کرنے کی کوشش کی۔ اور مسلمانوں سے چلے جانے کے لئے کہا۔ لیکن قابل صدر کی عقلمندی اور پولیس کے حسن انتظام نے انہیں اس مقصد میں کامیاب نہ ہونے دیا۔ بعد ازاں جناب صدر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف میں بہت ہی شاندار الفاظ میں تقریر کی اور فرمایا کہ حضور نے دیگر مذہبی بزرگوں اور نبیوں کی عزت و احترام کے متعلق جو تعلیم دی ہے وہ فی الحقیقت قابل قدر اور دنیا میں امن کو قائم کرنے والی ہے نیز حضور کی اظہار صداقت کے لئے ہر قسم کی قربانی بھی قابل قدر بات ہے اور ایسے جلسوں کی ہندوستان کو بہت ہی ضرورت ہے۔ اس کے بعد حاضرین اور صاحب صدر کا شکریہ ادا کیا گیا اور جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ ہم ایبٹ آباد کی مقامی پولیس کی فرض شناسی کی داد دیتے ہیں اور محترم صاحب صدر کی ہمت اور اعلیٰ اخلاق کی تعریف کرتے ہیں۔ (خاکسار ظہیر احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ایبٹ آباد)

منٹگمری

سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اجلاس کی کارروائی ۵ نومبر میونسپل کمیٹی کے دفتر کے احاطہ میں ہوئی۔ اشتہارات چھپوا کر شہر کے اکثر حصے میں چسپاں کئے گئے۔ دو دن تک

منادی کے ذریعہ تمام شہر میں اعلان کیا گیا۔ اور شہر کے معززین کو دعوتی چٹھیاں بھیجی گئیں جلسہ ۲½ بجے بعد دوپہر چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ کی صدارت میں شروع ہوا تلاوت قرآن شریف کے بعد صاحب صدر نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ تعلیم سے عوام الناس اور خصوصاً غیر مذاہب کے لوگوں کو روشناس کرانا ہے۔ اور ملک میں باہمی رواداری اور محبت کے جذبات پیدا کرنا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم کے بعد صدر صاحب نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور غلامی" کے موضوع پر دلنشین تقریر فرمائی۔ جناب حق صاحب رہتاسی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت پڑھی مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے بہت سے پہلو بیان کرکے بتایا۔ حضور کا نمونہ زندگی کے ہر شعبہ کے لئے مشعل راہ کا کام دیتا ہے۔ ماسٹر برج لال صاحب پرنامی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں بزرگوں کے اقوال پیش کئے۔ آخر میں صاحب صدر نے سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ حاضری کافی تھی۔ جس میں مسلمان ہندو اور سکھ اصحاب شامل تھے۔ (محمد یوسف سیکرٹری جلسہ)

پٹیالہ

۵ر نومبر ۹ بجے رات جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم زیر صدارت مولوی محمد تقی صاحب امیر جماعت احمدیہ سنور منعقد کیا گیا۔ جلسہ گاہ بہترین ٹینٹ سائبان اور قناتیں لگا کر تیار کی گئی۔ روشنی اور لاؤڈ سپیکر کا انتظام مکمل تھا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد جناب لالہ جوکی رام صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات نہایت محبت بھرے الفاظ میں بیان فرمائے۔ ملک محمد عبد اللہ صاحب مولوی فاضل نے ایک گھنٹہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیش کی۔ گیانی عباد اللہ صاحب نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم پر لیکچر دیا۔ آخر میں خاکسار نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور ریاست پٹیالہ کے ان افسران کا بھی جنہوں نے جلسہ کے انتظام میں ہر طرح سہولت بہم پہنچائی۔ دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ (جمیل الرحمٰن سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ پٹیالہ)

سامانہ ریاست پٹیالہ

۸ر نومبر کو مسجد احمدیہ سامانہ میں رات کے نو بجے جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم زیر صدارت شیخ محمد حسن صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد ملک محمد عبد اللہ صاحب مولوی فاضل نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر مدلل تقریر کی جس میں حضور علیہ السلام کے عدل رواداری۔ پاکیزگی اور شجاعت کے متعلق واقعات بیان کئے۔ بعدہ گیانی عباد اللہ صاحب نے رحمۃ للعالمین کے موضوع پر تقریر کی۔ اور بتایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود ہر ایک انسان اور تمام قوموں کے لئے موجب رحمت ہے۔ (نامہ نگار)

لجنہ اماء اللہ جالندھر شہر

لجنہ اماء اللہ جالندھر شہر کا جلسہ سیرت النبی حسب پروگرام ماہ نبوت کو بر مکان پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ جالندھر شہر منعقد کیا گیا جس میں پچاس کے قریب حاضری تھی۔ غیر احمدی مستورات بھی شامل تھیں۔ صدر جلسہ محترمہ اہلیہ صاحبہ ماسٹر دوست محمد صاحب ایم۔ اے قرار پائیں۔ تلاوت قرآن شریف اور نظم کے بعد مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر نے مختصر تقریر جامع الفاظ میں کی۔ محترمہ امۃ المجیب صاحبہ نے نظم اور ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ پھر ناجزہ نے مختصر تقریر کی۔ جو کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل حسنہ کے متعلق تھی۔ رشیدہ خاتون صاحبہ نے ایک مضمون سنایا۔ پھر سعیدہ خالدہ صاحبہ نے مضمون پڑھا۔ بعدہ محترمہ اختر جہاں آرا صاحبہ نے "بانیٔ اسلام کا دنیا پر بہت بڑا احسان" کے موضوع پر تقریر کی۔ پھر عاجزہ نے ایک مضمون پڑھا۔ بعد ازاں محترمہ امۃ المنیر صاحبہ نے تقریر کی۔ جس کا موضوع "بانیٔ اسلام کے پاکیزہ خصائل" تھا۔ محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ نے مضمون پڑھا۔ جو بہت پسندیدہ تھا۔ آخر میں محترمہ صدر صاحبہ نے دو نظمیں پڑھیں اور تقریر فرمائی۔ ہر تقریر کے بعد ایک نظم سنائی جاتی رہی۔ حاضرات جلسہ کی تواضع پھلوں سے کی گئی۔ (مقبول ناظم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ جالندھر شہر)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

سردیاں آگئیں

اونی

مفلر سویٹر اور جرابیں

تیار ہو گئیں

آیئے اور سردیوں کے تحفے حاصل کیجئے

مال مضبوط

دام سستے

ڈیزائن عمدہ

سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

ضرورت رشتہ

ایک معزز زمیندار خاندان کی لڑکی عمر ۱۶ سال۔ مڈل تک تعلیم یافتہ۔ امور خانہ داری سے واقف۔ اچھی صحت کے لئے لڑکا احمدی زمیندار اعلیٰ تعلیم یافتہ کنوارہ رشتہ درکار ہے۔ لڑکی کے حصہ کی جائیداد غیر منقولہ بارہ ہزار کی ہے خط و کتابت معرفت مینیجر الفضل ہو۔

اعلان نکاح

مورخہ ۸ اکتوبر ۱۹۴۴ء کو برادرم مکرم سید عبد الغفور صاحب گیلانی احمدی بکھہ گھٹاروں ضلع جالندھر حال ملازم ایر فورس لاہور کا نکاح مسماۃ امۃ القادر صاحبہ دختر ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب پنشنر قادیان ایک ہزار روپیہ مہر پر مسجد مبارک میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو جانبین کے لئے مبارک کرے اور نیک نتائج پیدا کرے۔

احقر شریف احمد امینی مولوی فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

بعدالت جناب مسٹر اے۔ ایس گیلانی صاحب سب جج بہادر درجہ اول بٹالہ

مہندو۔ رحمت و شیر محمد پسران روڑا ارائیں ساکنان چھاپیانوالی تحصیل بٹالہ بنام مسماۃ فضل بی بی بیوہ روڑا ارائیں ساکن چھاپیانوالی تحصیل بٹالہ و مسماۃ مہر بی بی زوجہ عطاء اللہ ارائیں ساکن کالا چک ۳۶ بڈالہ تحصیل و ضلع شیخوپورہ۔

درخواست حصول سرٹیفکیٹ جانشینی نسبت روڑا ولد روڈا ارائیں ساکن چھاپیانوالی تحصیل بٹالہ مبلغ -/۲۰۰۰

اشتہار بنام عوام الناس

ہر خاص و عام کو بذریعہ اشتہار ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ مہندو و رحمت و شیر محمد پسران روڑا آرائیں ساکنان چھاپیانوالی نے درخواست نسبت حصول سرٹیفکیٹ جانشینی عدالت ہذا میں گذاری ہے۔ لہذا جس کسی کو عذر ہو بتقرر ۱۲؍۶ عدالت ہذا میں حاضر ہو کر پیش کریں۔ ۱۵

(دستخط حاکم)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اچھی جسمانی صحت رکھنے والے موزون ایسے امیدواروں کی درخواستیں مطلوب ہیں۔ جو ہندوستانی انجینئروں کی کور (ملٹری ریلوے یونٹس) میں بطور جنگی سپاہی کے بھرتی ہونا چاہیں۔ مندرجہ ذیل کاموں پر تعیناتی ہوگی۔

کام	عہدہ	کم سے کم مطلوبہ قابلیت	عمر کی حد	ٹریننگ کا زمانہ مہینوں میں	معاوضہ: ٹریننگ کے زمانے میں	معاوضہ: کوالیفائڈ ہونے پر	فیلڈ سروس کے زمانہ میں تنخواہ میں اضافہ / ملک سے باہر جانے کا الاؤنس	بھتہ
(۱) کلرک	حوالدار	میٹریکولیشن یا اس کے مساوی امتحان پاس کیا ہو	۱۷½ اور ۴۰ سال کے درمیان	جس قدر ضروری سمجھا جائے	۶۵ روپے ماہوار	۶۵ روپے ماہوار	۷ روپے	۸ روپے
(۲) ڈرافسمین ٹیکنیکل	سیپر	بطور ڈرافسمین کے مناسب بنیادی ٹریننگ رکھتا ہو	〃	چار ماہ	۱۸ روپے ماہوار ۸؍ یومیہ	۱۸ روپے ماہوار دو روپیہ یومیہ	۷ روپے	۸ روپے
(۳) ڈرائیور (STY PLENT) مشین	〃	فائرمین کے کام کا بنیادی علم رکھتا ہو	〃	۳ ماہ	۲۹ روپے ماہوار	۳۹ روپے ماہوار	〃	〃
(۴) سٹیل ورک اریکٹرس	〃	ہاتھ کا کچا کام ابتدائی انگریزی اور ٹیکنیکل ٹریننگ کا ذوق	〃	۲ ماہ	۳۳ روپے ماہوار	۴۸ روپے ماہوار	〃	〃
(۵) رگرس	〃	ہاتھ کا کچا کام اور ٹیکنیکل ٹریننگ کا ذوق		۲ ماہ	۲۵ روپے ماہوار	۳۱ روپے ماہوار	〃	〃

Digitized By Khilafat Library Rabwah

۲۔ کپڑا راشن اور رہنے کی جگہ مفت دی جاتی ہے۔

۳۔ اپنے یونٹوں میں شمولیت کے بعد ان امیدواروں کو جو اہل پائے جائیں گے زیادہ بڑے۔ عہدہ اور گریڈ پر ترقی مل سکتی ہے۔

۴۔ بھرتی ہونے والے اشخاص سے زمانہ جنگ اور اس کے بارہ ماہ بعد بھی دنیا کے کسی حصے میں بھیجکر خدمت لی جا سکتی ہے۔

۵۔ درخواستیں جن میں قابلیت کی تمام تصریحات اور سابق تجربہ اگر کوئی ہو۔ اور عمر کا ثبوت درج ہو۔ معہ مصدقہ نقول اسناد ۳۱ دسمبر ۱۹۴۴ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ مقامی امیدوار کسی روز دفتر میں کام کے دنوں میں اپنے اسناد کی اصل کاپیاں لیکر آسکتے ہیں۔

۶۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے احاطہ اقتدار سے باہر کے باشندوں کو درخواستیں بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ جو لوگ کسی سرکاری محکمہ میں ملازم ہوں۔ وہ درخواست بھیجیں۔ تو ضروری ہے۔ کہ اپنے محکموں کی وساطت سے بھیجیں۔

۷۔ صرف منتخب شدہ امیدواروں کو اطلاع دی جائیگی۔ اور جو انتخاب میں آئیں۔ ان کو اپنے خرچ پر انٹرویو کے لئے آنا ہوگا:

ڈپٹی جنرل مینیجر (آر)
این۔ ڈبلیو۔ ریلوے۔ ۶۔ میو روڈ۔ لاہور سی ایل ۸ ر نومبر ۱۹۴۴ء

ڈاکٹر۔ وکیل مجسٹریٹ صاحبان
امرت بوٹی

کی بے حد تعریف کرتے ہیں۔ کہ یہ دوائی جسمانی قوت کی بہترین دوا ہے قیمت ۱؍ ۱۶ گولی عگار

ایجنٹس: دار الفضل میڈیکل ہال
نسیم میڈیکل ہال قادیان
ویدک اینڈ یونان فارمیسی جالندھر کینٹ

ضرورت

ایک بی۔ ایس۔ سی کیمسٹ یا ایم۔ ایس سی کی ضرورت ہے۔ جس کو لیباریٹری میں بطور اسسٹنٹ کے کام کرنا ہوگا۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ درخواستیں بنام مینیجر پریسیشن مینو فیکچرنگ کمپنی قادیان آنی چاہئیں۔

ضرورت رشتہ

ایک ۲۸ سالہ احمدی نوجوان کے لئے جو کہ علاوہ صاحب جائیداد ہونے کے مستقل طور پر سرکاری ملازم ہے۔ اور اس وقت ۹۵ روپے ماہوار تنخواہ پا رہا ہے۔ رشتہ کی ضرورت ہے پہلی بیوی سے بوجہ اس کے غیر احمدی ہو جانے کے علیحدگی ہو چکی ہے۔ خواہشمند احباب معرفت ع مینیجر الفضل خط و کتابت کریں۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲۱ر نومبر۔ فرانسیسی دستے شہر بلفورٹ میں داخل ہو گئے ہیں۔ سپریم ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ اتحادی فوجوں نے شہر میٹز کا محاصرہ مکمل کر لیا ہے دیگر اتحادی دستے شہر سان سمفوروسیٹ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اور دریائے سیلی کو پار کر گئے ہیں۔ شہر بلیمو کے جنوب مشرق میں اتحادی فوجوں نے گیارہ میل پیش قدمی کی ہے۔ اور تین اہم مقامات پر قبضہ کر لیا ہے۔

دہلی ۲۱ر نومبر۔ کل یہاں ہندوستان بھر کے آریہ سماجی لیڈروں کی ایک کانفرنس زیر اہتمام آرین انٹرنیشنل لیگ منعقد ہوئی۔ دو دن کی کارروائی کے بعد اعلان کیا گیا ہے کہ آرین لیگ نے سندھ وزارت کے حکم کو ہندو دھرم پر سخت حملہ قرار دیا ہے اور فیصلہ کیا ہے کہ دھرم کی حفاظت کے لئے آخری قدم اٹھایا جائے۔ اس مقصد کے لئے ایک کونسل آف ایکشن مقرر کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے جس کے صدر سی۔ پی اسمبلی کے سپیکر مسٹر گھنشیام گپتا منتخب کئے گئے ہیں۔

باسلے ۲۱ر نومبر۔ سوئٹزرلینڈ کے ایک اخبار میں خبر شائع ہوئی ہے کہ فرانسیسی فوجیں صوبہ الزیک میں بڑھتی ہوئی سوئٹزرلینڈ کی سرحد پر ایک ایسے مقام پر پہنچ گئی ہیں۔ جو شہر باسلے سے صرف ایک میل دور ہے

لنڈن ۲۱ر نومبر۔ فلپائنی ہیڈ کوارٹر سے اعلان جاری کیا گیا ہے کہ ۱۰ر نومبر کو خلیج اورموک میں جو جاپانی کنوائے تباہ ہوا تھا۔ اس میں ۸ ہزار جاپانی ہلاک ہوئے تھے۔

لنڈن ۲۱ر نومبر۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ امریکن فوجیں جزیرہ اشیا پر اتر گئیں۔ یہ جزیرہ ساروانگ سے ۳۰ میل شمال کی طرف ہے۔ امریکن فوجوں نے مالیس کے جزیرہ پر مکمل طور پر قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۲۱ر نومبر۔ اٹالیہ کی اطلاع ہے کہ جرمنوں نے جوابی حملہ کر کے فورمی کے قریب کچھ جگہ واپس لے لی ہے۔

لنڈن ۲۱ر نومبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ برطانیہ کی چھاتا فوج البانیہ میں اتر گئی ہے۔ تا کہ وطن پرست دستوں کی امداد کر سکے۔

امرتسر ۲۱ر نومبر۔ گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے اجلاس میں ستیارتھ پرکاش کے خلاف زبردست تقریریں کی گئیں۔ گیانی کرتار سنگھ نے کہا کہ آریہ سماجی اس میں پہلے بھی کئی دفعہ رد و بدل کر چکے ہیں۔ ایک دفعہ آریہ سماجیوں نے وعدہ کیا تھا۔ کہ اس کے قابل اعتراض حصوں کو نکال دینگے۔ لیکن انہوں نے یہ وعدہ پورا نہیں کیا۔

نئی دہلی ۲۱ر نومبر۔ مرکزی اسمبلی میں سر سلطان احمد نے کہا کہ کونسل آف سٹیٹ اور مرکزی اسمبلی کی میعاد یکم اکتوبر ۱۹۴۵ء تک بڑھا دی گئی ہے اور اگر اب یہ معلوم ہو کہ گورنر جنرل مزید توسیع نہیں کرینگے۔ تو بھی اس مرحلہ پر عام انتخابات کے لئے قدم اٹھانے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

لنڈن ۲۱ر نومبر۔ امریکہ کے تیل کے کارخانہ داروں کو یقین ہے کہ روس کو شمالی ایران میں تیل کی مراعات مل جائیں گی۔ انہیں یقین ہے کہ نہ تو امریکی اور نہ ہی برطانوی کمپنیاں روس سے جھگڑا مول لینگی۔ امریکی گورنمنٹ اس معاملے میں بدستور غیر جانبدار رہے گی۔

لنڈن ۲۱ر نومبر۔ "نیویارک ٹائمز" کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ جنگ کے بعد جرمنی سے جو سلوک کیا جائے گا۔ وہ ابھی سے سرگرم بحث کا موضوع بنا ہوا ہے۔ انگلستان کے لوگ چاہتے ہیں۔ کہ جنگ کے بعد جرمنی کے خلاف اتنا سخت سلوک کیا جائے کہ وہ پھر جنگ چھیڑنے کے قابل نہ رہے۔ کئی جگہ آراء شمار کی گئی ہے۔ اور اکثریت نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ جرمنی سے سخت سلوک کیا جائے۔

الہ آباد ۲۱ر نومبر۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ ہند کسی ہندوستانی کو سی پی کا گورنر مقرر کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے اس سلسلہ میں سر اکبر حیدری آئی۔ سی ایس سیکرٹری محکمہ انڈسٹری کا نام لیا جا رہا ہے

امرتسر ۲۱ر نومبر۔ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کی ایگزیکٹو کمیٹی کا اجلاس ۶ر دسمبر کو بلایا گیا ہے۔ جس میں ستیارتھ پرکاش کے چار آخری قابل اعتراض ابواب کی ضبطی کے لئے کوئی قدم اٹھائے جانے کے متعلق ستیارتھ پرکاش لیگل پروسیجر کمیٹی کی امداد کرنے کا معاملہ زیر غور لایا جائے گا۔

کانڈی ۲۱ر دسمبر۔ ۳۸ ویں چینی ڈویژن کی فوجیں کل بھامو پر زبردست ہوائی حملے کے بعد شہر میں داخل ہو گئیں اور ایک سڑک پر قبضہ کر لیا

نئی دہلی ۲۱ر نومبر۔ کونسل آف سٹیٹ میں حاجیوں کی طرف سے سعودی مواجبات کی ادائیگی کے سلسلے میں مسٹر امام حسین کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے محکمہ تعلقات دولت مشترکہ کے سیکرٹری نے بتایا کہ اشرفیوں کی شرح مبادلہ کی رو سے یہ واجبات ۲۹۲ روپے ۸ آنے ہوتے۔ لیکن ادائیگی سونے میں نہیں ہو سکتی۔ ریال بے روپیہ کی شرح مبادلہ حکومت سعودی عرب نے مقرر کی ہے۔ اور ہم اسی شرح مبادلہ کے پابند ہیں۔ روپیہ کے اس شرح مبادلہ کے مطابق ان واجبات کے لئے ہر حاجی سے ۴۴ روپے وصول کرنا پڑے۔

واشنگٹن ۲۱ر نومبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے آج نئی قسم کے اعلیٰ درجہ کے بم باروں نے اصل جاپان کے جزیرہ کیوشو پر حملہ کیا۔ ابھی خبر نہیں آئی کہ نتیجہ کیا ہوا۔ ایک ہفتہ قبل بھی اس جزیرہ پر حملہ کیا گیا تھا۔

کانڈی ۲۱ر نومبر۔ کل شمالی برما میں بھامو کے قریب جاپانیوں نے جوابی حملہ کیا۔ مگر چینی دستہ نے حملہ روک دیا۔ چین کے مورچہ پر جنگی کارروائیاں جاری ہیں۔

واشنگٹن ۲۱ر نومبر۔ لیٹے کے جزیرہ میں ہوا کے جھکڑ کی وجہ سے ہوائی اور فوجی کارروائیاں بند ہیں۔ حال میں منیلا پر جو حملہ کیا گیا۔ اس میں ۱۱۰ ہوائی جہاز تباہ کئے گئے اور تین تجارتی جہاز ڈبو دیئے گئے

واشنگٹن ۲۱ر نومبر۔ ایک ہزار سے زیادہ ہوائی جہازوں نے بورنیو میں تیل کے کارخانوں پر حملے کئے۔

لنڈن ۲۱ر نومبر۔ مغربی مورچے پر فرانسیسی فوجیں دس میل اور آگے بڑھ گئی ہیں اور اپنے قدم مضبوط جما لئے ہیں۔

لنڈن ۲۱ر نومبر۔ کل انگریزی بم باروں نے رائن لینڈ میں کئی جگہ حملے کئے۔

لنڈن ۲۱ر نومبر۔ اٹلی میں کسی جگہ بھی بڑے پیمانہ پر اس وقت لڑائی نہیں ہو رہی۔ پانچویں فوج کے مورچہ پر جرمنوں نے چھاپے مارے جو روک لئے گئے۔ ہمارے ہوائی جہازوں نے میدانی فوجوں کا ہاتھ بٹانے اور دشمن کے رسد اور کمک کے راستوں پر حملہ کرنے کے لئے اٹھارہ سو اڑانیں کیں۔

نئی دہلی ۲۱ر نومبر۔ آج سنٹرل اسمبلی اور کونسل آف سٹیٹ کے سیشن ختم ہو گئے ہیں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

شباکن
ملیریا کی کامیاب دوا ہے
کونین کے اثرات بد کا شکار ہوئے بغیر اگر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں تو "شباکن" استعمال کریں۔ قیمت ٹکیہ قرص عہ پچاس قرص ۱۳ر
ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان

سونے کی گولیاں رجسٹرڈ
یہ گولیاں شباب کے حملہ امراض کا قلع قمع کرتی ہیں اور زائل شدہ قوت کو بحال کر کے بدن میں طاقت پیدا کرتی ہیں
قیمت ایک روپیہ کی پانچ گولیاں
طبیہ عجائب گھر قادیان

ساڑھے تین سو سال قبل کا ایک مجرب نسخہ
جو کہ بابر بادشاہ کے خاندان میں استعمال کیا جاتا تھا۔ خوش قسمتی سے وہ نسخہ قلمی بیاض سے حکیم ڈاکٹر عبد الغفار خان استاد الحکماء رجسٹرڈ گورنمنٹ پریکٹیشنر کے خاندان کو دستیاب ہوا۔ جو تین پشت در پشت کروڑہا مریضوں میں کامیاب ہونے پر ملک میں مقبولیت حاصل کر رہا ہے
اکسیر بابری
ہر لحاظ سے محافظ شباب ہے۔ اور طاقت کو بحال کرتی ہے۔ اس کا استعمال اعضائے رئیسہ۔ دل۔ دماغ۔ جگر۔ معدہ۔ گردہ مثانہ اور اعصاب کو طاقت دے کر قوت باہ میں بیحد اضافہ کرتا ہے۔ مکمل کورس پانچ روپے۔ محصول ڈاک علاوہ
مینیجر دہلی اجمل دواخانہ کٹڑہ حکیماں امرتسر پنجاب